درود شریف اور مسنون اذکار کی مقبولِ عام کتابیں

جناب صوفی محمد راشد
ڈیرہ اسماعیل خان

نبی کریم ﷺ حیاتِ مستعار کے مقررہ اوقات پورا فرمانے کے بعد دنیا سے پردہ فرما گئے، تاہم اُمت کے احوال اور اعمال اب بھی بارگاہِ نبوت میں پیش کیے جاتے ہیں، اُمت کے برے اعمال سے آپ ﷺ جہاں رنجیدہ ہوتے ہیں، وہاں اچھے اعمال پر خوش بھی ہوتے ہیں اور کبھی عالمِ رؤیا میں منامی بشارتوں کے ذریعے پسندیدگی کا اظہار بھی فرمادیتے ہیں۔ بارگاہِ رسالت میں نگاہِ پسندیدگی ایک بہت بڑا اعزاز ہے، اگر یہ اعزاز کسی شخصیت کو مل جائے تو اُس کا شمار مقبولانِ خدا میں ہونے لگتا ہے اور یہ شرف کسی کتاب کو مل جائے تو اس کتاب کو مقبولیت نصیب ہوجاتی ہے اور اُس کتاب کا نفع عام ہوجاتا ہے۔

زیرِ نظر مضمون میں جن کتب کا ذکر کیا گیا ہے، یہ کتب حبِ نبوی یا جذبۂ اتباعِ سنت کے تحت لکھی گئی ہیں، انھیں یا تو بارگاہِ رسالت میں پسندیدگی کی وجہ سے قبولِ عام نصیب ہوا یا درود شریف یا مسنون اذکار و اعمال کی برکت کی وجہ سے قبولِ عام نصیب ہوا۔ ان میں سے کچھ کتابیں کئی صدیوں سے عوام وخواص کے زیرِ مطالعہ آرہی ہیں اور ان کا فیضان اب تک جاری ہے، لیکن ان کے مؤلفین اور کتابوں کے تعارف سے عموماً لاعلمی پائی جاتی ہے، چنانچہ ذیل میں ان کا مختصر تعارف کرایا جاتا ہے:

❶-قصیدہ بردہ شریف

آپ ﷺ کی مدح میں بہت سے قصائد اور نعتیہ کلام کے مجموعے مشہور ومعروف ہیں، لیکن قصیدہ بردہ شریف کو عوام وخواص میں جو مقبولیت نصیب ہوئی، کسی اور نعتیہ کلام کو اس درجہ کی حاصل نہیں ہوئی۔ اس مقبولِ عام قصیدہ کا پس منظر عرض کیا جاتا ہے: ان اشعار کے مصنف علامہ شرف الدین بوصیریؒ (متوفی: ۶۹۵ھ) ''مصر'' کے ایک گاؤں ''بوصیر'' کے مشہور ومعروف علماء میں تھے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ کے مطابق امام بوصیریؒ یکم شوال ۶۰۸ھ بروز شنبہ میں پیدا ہوئے اور ۸۷ سال کی عمر میں ۶۹۵ھ میں وفات پائی۔

ایک روز علامہ بوصیریؒ پر فالج کا حملہ ہوا، نصف حصہ بے حس ہوگیا، اس مصیبت کی حالت میں علامہ کے دل میں خیال آیا کہ ایک قصیدہ حضور ﷺ کی مدح میں لکھوں اور اس کے ذریعے اپنے لیے شفا طلب کروں، چنانچہ اس حالت میں قصیدہ لکھا اور رات کو سوئے تو خواب میں حضرت محمد ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

عالمِ رؤیا میں یہ قصیدہ حضور ﷺ کے سامنے پڑھا، اس قصیدہ کے اختتام کے بعد دیکھا کہ حضور ﷺ نے اپنی چادر علامہ بوصیریؒ پر ڈالی اور مفلوج اعضاء پر اپنے دستِ مبارک پھیر رہے ہیں، جب آنکھ کھلی تو اُنہوں نے اپنے آپ کو بالکل صحت یاب پایا۔ ''بُردہ'' چادر کو کہتے ہیں، عالمِ رؤیا میں آپ ﷺ کے چادر عطیہ فرمانے کی وجہ سے یہ کلام قصیدہ بردہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کے بعد اس قصیدے کی شہرت اس قدر ہوئی کہ ملک کے وزیر بہاؤالدین کو جب اس کی اطلاع ملی تو اُنھوں نے اس کی نقل لی اور عہد کیا کہ اس قصیدے کو روزانہ سنا کروں گا، چنانچہ اس کی برکت سے ان کے دین ودنیا کے بہت سے کام پورے ہوئے اور مصیبتیں دور ہوئیں۔

اصل قصیدہ تو عربی زبان میں ہے، مگر اس کی افادیت کو عام کرنے کے لیے علماء کرام نے اس کا اُردو میں ترجمہ بھی فرمادیا ہے۔ اس کی متعدد شروح عربی، فارسی، اُردو، انگریزی، لاطینی، اور فرانسیسی زبانوں میں شائع ہوچکی ہیں۔ اس قصیدہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ حضرات مشائخ اس کو خود بھی اپنا معمول بناتے ہیں اور متوسلین کو بھی اس کے ورد کی تلقین فرماتے ہیں۔ سیرتِ نبویہ کی جیسی عکاسی اس میں نظر آتی ہے، شاید ہی کسی قصیدہ نعتیہ میں نظر آسکے۔ یہ قصیدہ نہ صرف پاک وہند بلکہ تمام بلادِ اسلامیہ میں بہت مشہور ہے۔

علامہ غزنویؒ اس قصیدۂ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے تھے، تاکہ اس کی برکت سے زیارت سرکارِ دو عالم ﷺ سے مشرف ہوں، ایک مدت تک پڑھا مگر زیارت نہ ہوئی، تو اُنھوں نے اپنے وقت کے شیخِ کامل سے رجوع کیا اور ان کی خدمت میں عرض کیا کہ اس میں کیا راز ہے؟ تو اُنھوں نے کہا کہ شاید تم اس کی شرائط کی رعایت نہیں رکھتے۔ فرمانے لگے: نہیں، میں تو رعایت رکھتا ہوں اور خاص توجہ سے پڑھتا ہوں۔ تو شیخ کامل نے مراقبہ کیا اور پھر سر اُٹھا کر فرمانے لگے کہ اے غزنوی! زیارت نہ ہونے کا راز معلوم ہوگیا، وہ یہ کہ تم وہ درود نہیں پڑھتے جو امام بوصیریؒ نے حضور ﷺ کو قصیدہ سناتے ہوئے پڑھا تھا، وہ درود یہ ہے:

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا   عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

چنانچہ اس قصیدہ میں اس درود کا پڑھنا ہی خاص راز ہے:

پڑھوں کیوں نہ دل سے درود وسلام   مجھے لذتِ دید آنے لگی

یہ قصیدہ ۱۶۵ اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کی عام فہم شرح مولانا مختار احمد اصلاحی اعظمی صاحب نے ''ذکرِ سید الکونین ﷺ'' کے نام سے مُرتب فرمائی ہے، جو شفیق سنز کراچی سے دستیاب ہے۔

2-حصن حصین

اذکارِ مسنونہ پر لاتعداد کتب و کتابچے سلف سے اب تک مرتب ہوتے آرہے ہیں، لیکن مسنون اذکار پر مشتمل مجموعہ حصن حصین کو جو شہرت اور مقبولیت نصیب ہوئی، شاید وہ کسی اور کتاب کو حاصل نہیں ہو سکی۔ حصن حصین مستند کتبِ حدیث سے جمع کردہ ادعیہ واذکار اور آیات پر مشتمل ایک معروف ومقبول کتاب ہے۔ حصن حصین کے لفظی معنی ہیں: مضبوط قلعہ۔ کتاب کے مصنف امام محمد بن محمد الجزریؒ (متوفی: ۸۳۳ھ) اتفاقاً اس کتاب کی تالیف کے بعد ہی مشیّتِ الٰہی سے ''تیموری فتنہ'' کے زمانہ میں افواجِ تیمور کے نرغہ میں پھنس گئے تھے۔ اس ناگہانی خوفناک مصیبت کے زمانہ میں اسی مسنون ادعیہ واذکار کے مجموعہ ''حصن حصین'' کے مسلسل ختم کی برکت سے اُنھوں نے اور تمام شہر کے مسلمانوں نے اس ناگہانی آفت سے رہائی پائی تھی اور تیموری فوجیں شہر کا محاصرہ چھوڑ کر بھاگ گئی تھیں۔ مؤلفِ کتاب کے مقدمہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ''عام طور پر لوگ ایسی ناگہانی خوفناک بلاؤں، آفتوں، اور مصیبتوں میں گرفتار ہونے کے وقت حصن حصین کا ختم آزمودہ عمل کے طور پر کرتے کراتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی مشیّت ہوتی ہے تو خلوصِ نیت کے ساتھ ''حصن حصین'' کا ختم کرنے والے ان مسنون ادعیہ واذکار کی برکت سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مصنف علیہ الرحمہ کا مقصد ان ادعیہ واذکار اور آیات جمع کرنے سے یہ تھا کہ لوگ رات دن کے مختلف اوقات میں مختلف اعمال کی مناسبت سے جو دعائیں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں، وہ پڑھا کریں۔ سردارِ دو جہاں حضرت محمد ﷺ کا اُسوۂ حسنہ بھی یہی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے: ''کَانَ یَذْکُرُ اللّٰہَ تَعَالٰی فِيْ کُلِّ اَحْیَانِہٖ.'' رسول اللہ ﷺ تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنے والا بھی گویا ہر وقت ذکر اللہ میں مشغول رہتا ہے۔

تیموری فتنہ سے اہلِ شہر کو مسنون دعاؤں کی برکت سے ہی نجات ملی، یہاں اسی بات کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے کہ تمام پریشانیوں اور مصائب سے نجات پیغمبر ﷺ کی پیروی سے ہی ممکن ہے، لہٰذا حصن حصین کا پڑھنے والا ان دعاؤں کو یاد کرلے اور جب وہ اوقات آئیں تو ان ادعیہ کو پڑھ کر اُسوۂ رسول ﷺ کی کامل اتباع کرنے کی سعادت حاصل کرے۔

3-دلائل الخیرات

منقول درود شریف کے علاوہ اسلافِ اُمت سے پیغمبر ﷺ کے شایانِ شان درود وسلام کے کئی صیغے متوارث اور منقول چلے آرہے ہیں، جنھیں عوام وخواص ورد کرتے آرہے ہیں۔ دلائل الخیرات بھی اسی نوعیت کے درود وسلام کے صیغوں پر مشتمل مبارک کتاب ہے۔ یہ کتاب ابوعبداللہ سید محمد جزولی شاذلی (متوفی: ۸۷۰ھ) نے تصنیف فرمائی تھی۔ اس کتاب کو جو مقبولیت نصیب ہوئی، وہ اس نوعیت کے صیغوں پر مشتمل کسی اور کتاب کو نہ مل سکی۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ مؤلفؒ ایک مرتبہ بر بر مراکش میں سیر فرماتے ہوئے فارس پہنچے، وہاں ظہر کی نماز

کا وقت آخر ہونے لگا، لیکن وضو کے لیے پانی ندارد۔ جستجو سے ایک کنواں ملا، لیکن اُس میں رسی اور ڈول نہیں، آپ بہت پریشان ہوئے، اتنے میں ساتھ کے خیمہ سے ایک آٹھ سالہ لڑکی نکلی۔ اُس نے کہا: شیخ کیا بات ہے؟ فرمایا: میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں، وقتِ نماز تنگ ہے اور پانی ندارد، لڑکی نے کنویں میں اپنا لعابِ دہن ڈالا تو پانی یکدم جوش میں آ گیا اور کنارے سے بہنے لگا، وضو کیا اور نمازِ ظہر ادا کی اور آپ سیدھے اس لڑکی کے جھونپڑے میں گئے اور فرمایا: اے بیٹی! تجھے خدا کی قسم جس نے تجھے پیدا کیا اور تم کو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں، جن کی شفاعت کی تو اُمیدوار ہے، بتا تجھے یہ امر کیسے ملا؟ لڑکی نے کہا: اگر تم اتنا بڑا واسطہ نہ دیتے تو کبھی نہ بتاتی۔ میں ایک درود شریف کا ورد کرتی ہوں، اُس نے مجھے وہ درود شریف بتایا، تو یہ درود شریف ''دلائل الخیرات'' مرتب کرنے کا سبب بنا، شیخ نے وہ درود شریف اس کتاب میں پوشیدہ کر دیا، جیسے ربِ کریم نے شانِ ستاری سے لیلۃ القدر کو آخری عشرہ رمضان المبارک میں پوشیدہ کر دیا ہے، تاکہ تلاش کی جدوجہد سے مزید موردِ الطاف بنیں، تاہم جس طرح لیلۃ القدر پوشیدہ ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب میں قوی امکان ہے، اس طرح بعض اہل اللہ کا یہ ارشاد منقول ہے، وہ درود شریف یہ ہے:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً مَقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمَ.'' (گلدستۂ درود وسلام، ص:۳۸)

معلوم ہوا کہ اس واقعہ میں جو غیر معمولی پریشانی درپیش ہوئی، وہ بھی درود شریف کی برکت سے دور ہوئی اور اسی واقعہ کے بعد مؤلفؒ نے ''دلائل الخیرات'' کتاب مرتب فرمائی۔ یہاں پر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ صلوٰۃ وسلام کے حکم کی تعمیل ہر اس صیغہ سے ہوسکتی ہے، جس میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ہیں، گو وہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعینہٖ منقول نہ ہوں، بلکہ درست معنی پر مشتمل جس عبارت سے صلوٰۃ وسلام کے الفاظ ادا کیے جائیں، اس حکم کی تعمیل اور درود شریف کا ثواب حاصل ہوتا ہے، مگر یہ ظاہر ہے کہ جو الفاظ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں، وہ زیادہ بابرکت و باعثِ فضیلت اور زیادہ ثواب کے موجب ہیں۔

''دلائل الخیرات'' مختلف اداروں سے طبع ہوتی آرہی ہے، تاہم ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ملتان کی طرف سے ''دلائل الخیرات'' کا جو ایڈیشن شائع ہوا ہے، وہ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ تمام درود پاک کا انگریزی میں بھی ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ انگلش کا ذوق رکھنے والوں کے لیے یہ ایک نادر تحفہ ہے۔

۴-القول البدیع

درود شریف کی اس مبارک کتاب کو امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن سخاویؒ (متوفی: ۹۰۳ھ) نے مرتب فرمایا۔ اس مبارک کتاب سے اکابرِ اُمت نے اپنی درود وسلام کی مرتب کردہ کتب کے لیے جتنا اخذ و انتخاب کا کام لیا، وہ کسی اور کتاب کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہوا۔ درود وسلام کی اکثر کتب میں القول البدیع کے

حوالے ملتے ہیں۔ علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں: مجھ سے شیخ احمد بن رسلان کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں یہ کتاب ''القول البديع في الصلوة على الحبيب الشفيع'' (جو حضور اقدس ﷺ پر درود ہی کے بیان میں علامہ سخاویؒ کی مشہور تالیف ہے)، حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی، حضور ﷺ نے اس کو قبول فرمایا۔ بہت طویل خواب ہے جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی اور میں اللہ کے اور اُس کے پاک رسول ﷺ کی طرف سے اس کی قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں، اور ان شاء اللہ! دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا اُمیدوار ہوں۔ پس تو بھی اے مخاطب! اپنے پاک نبی کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتے رہا کر اور دل و زبان سے حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کر، اس لیے کہ تیرا درود حضور اقدس ﷺ کے پاس حضور ﷺ کی قبرِ اطہر میں پہنچتا ہے اور تیرا نام حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔''

سید رضی الدین صاحب نے اس کا اختصار کے ساتھ ترجمہ کیا تھا، جو ادارۃ القرآن سے شائع ہوا تھا۔ اسی طرح اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا معظم الحق صاحب نے کیا ہے اور کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ گارڈن ایسٹ کراچی سے دستیاب ہے۔ (قرآن وحدیث کی روشنی میں درود شریف کی برکات، ص: ۲۶۴)

۵- فضائلِ درود شریف

درود شریف کے فضائل، مسائل اور آداب وحکایات پر مبنی یہ مبارک رسالہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ (متوفی: ۱۴۰۲ھ) کا مرتب کردہ ہے۔ اس رسالہ کو اندرون ملک اور بیرون ممالک میں بے مثل قبولِ عام نصیب ہوا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ نے یہ رسالہ ۱۳۸۴ھ میں مرتب فرمایا۔ ان ساٹھ سالوں میں اس کے کئی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں اور کئی مکتبوں سے سینکڑوں بار طبع ہو چکی ہے۔

ماجد علی خان علیگ جنہوں نے فضائلِ درود شریف کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا تھا، اپنے ایک مکتوب میں حضرت شیخ کو لکھتے ہیں: ''ماہِ رمضان میں اعتکاف کے درمیان حضور اکرم ﷺ نے بشارت دی تھی کہ زکریا، فضائلِ درود شریف (لکھنے) کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا۔''

معلوم ہوا کہ کتاب کی مقبولیت میں بارگاہِ رسالت کی بشارتوں کا بھی عمل دخل ہے۔

۶- اُسوۂ رسول اکرم ﷺ

آپ ﷺ کے شمائل، خصائل اور مبارک اُسوہ کو جس جامع اور آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے، وہ اس کتاب کی منفرد حیثیت ہے۔ اس کتاب کے مؤلف حضرت ڈاکٹر مولانا محمد عبدالحی عارفیؒ (متوفی: ۱۴۰۶ھ) ہیں۔ اس کتاب کے اب تک قلیل مدت میں جتنے ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، اُسوۂ حسنہ پر دستیاب کثیر کتب میں

شاید اتنے ایڈیشن کسی کتاب کے شائع ہوئے ہوں، دنیا کی دس سے زائد زبانوں میں اس کتاب کے تراجم طبع ہو چکے ہیں۔ ہندو پاک میں درجنوں اداروں سے اس کتاب کے ۱۰۰ سے زائد ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ دہلی سے شائع شدہ نسخے کے دیباچے میں رقمطراز ہیں: ’’ہمارے ملک ہندوستان میں تین کتابوں کا خصوصیت سے نام لیا جا سکتا ہے، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی ’’ما لابدّ منہٗ‘‘ حضرت سید احمد شہیدؒ کی ’’صراطِ مستقیم‘‘ اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ’’بہشتی زیور‘‘، اسی سلسلۂ طلائی کی ایک مبارک کڑی حضرت ڈاکٹر مولانا محمد عبدالحی عارفی نور اللہ مرقدہٗ کی کتاب اُسوۂ رسول اکرم ﷺ ہے، جو ایک طالبِ حق اور معتقدِ سنت و شریعت مسلمان کے لیے زندگی کا پورا دستور العمل اور رہبرِ کامل کا کام کر سکتی ہے۔‘‘

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم لکھتے ہیں: ’’اتباعِ سنت کا جذبہ رکھنے والے کے لیے اس سے زیادہ جامع اور سہل الحصول کتاب کم از کم اُردو میں شاید کوئی دوسری نہ ہو۔‘‘ (البلاغ، عارفی نمبر: ۲۴۹)

محترم نصرت علی صدیقی (مقیم مکہ مکرمہ) کتاب اُسوۂ رسول اکرم ﷺ کی شرفِ قبولیت بارے بشارتِ عظمیٰ تحریر فرماتے ہوئے حضرت ڈاکٹر عارفی صاحبؒ کو لکھتے ہیں: ’’رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ کو احقر نے حضرت والا کی کتاب ’’اُسوۂ رسول اکرم ﷺ‘‘ دربارِ رسالت مآب ﷺ مواجہ شریف میں پیش کی، احقر نے دیکھا کہ آں قبلہ خود بہ نفسِ نفیس اپنی کتاب پیش کر رہے ہیں، آں قبلہ اُس وقت سراپا نور نظر آ رہے تھے، چہرۂ انور پر بشاشت تھی، سکون و اطمینان تھا، قدرے مسکراہٹ تھی، جیسا کہ آں قبلہ کے چہرۂ انور پر رہتی ہے، ہر طرف نور ہی نور تھا، عجیب منظر تھا۔ حضور پر نور ﷺ شفقت فرما رہے ہیں اور آں قبلہ پوری طرح متوجہ ہیں۔‘‘ (البلاغ، عارفی نمبر: ۳۳۹) معلوم ہوا کہ مذکور کتاب کی مقبولیت بھی بارگاہِ رسالت میں پسندیدگی کی وجہ سے ہے۔

متذکرہ بالا کتب کے تعارف اور بارگاہِ رسالت میں مقبولیت سے متعلق یہ وضاحت ضروری ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا، اُس نے یقیناً اور قطعاً حضور اقدس ﷺ ہی کی زیارت کی۔ روایاتِ صحیحہ سے یہ ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت نہیں دی کہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے کو نبی کریم ﷺ ہونا ظاہر کرے۔ نیز یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے باوجود اُمت کے لیے شفقت، ان کے اعمال و احوال پر توجہ اور دینی خدمات پر اظہارِ پسندیدگی کا سلسلہ عالمِ برزخ سے بھی جاری و ساری ہے۔ اس محبت و شفقت و عنایات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی پیغمبر ﷺ کے ساتھ زبانی محبت پر اکتفا نہ کریں، بلکہ عملاً پیغمبر ﷺ کی پوری پوری اتباع کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....